Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | سوموار ۱۳ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ ۹ شہادت ۱۳۶۹ہش ۹ اپریل ۱۹۹۰ء | نمبر ۸۱

سپین کے ایک صوبے کے گورنر اور آئی جی کا ردِّ عمل

حالیہ دورہ سپین کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ نے فرمایا "ایک گورنر اس صوبے کے وہاں بیٹھے رہے اور بہت ہی غور اور توجہ سے باتوں کو سنا اور RESPOND کیا (جوابی ردّ عمل ظاہر کیا) وہاں کے جو آئی جی پولیس تھے انہوں نے آخر پر یہ کہا کہ میری تو ابھی پیاس نہیں بجھی. میں کل دوبارہ آنا چاہتا ہوں ـــــ اب یہ کسی انسان کے بس کی بات تو نہیں، چنانچہ وہ دوبارہ مشن ہاؤس تشریف لائے"

(الفضل ۵ اپریل ۱۹۹۰ء صفحہ ۳)

ارشاداتِ عالیہ حضرت اقدس بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"لیکن یہ بات یاد رکھو کہ کتابوں میں جب لکھا جاتا ہے کہ بدیاں چھوڑ دو اور نیکیاں کرو تو بعض آدمی اتنا ہی سمجھ لیتے ہیں کہ نیکیوں کا کمال اسی قدر ہے کہ جو مشہور بدیاں ہیں مثلاً چوری، زنا، غیبت، بددیانتی، بدنظری وغیرہ موٹی موٹی بدیوں سے بچتے ہیں تو اپنے آپ کو سمجھنے لگتے ہیں کہ ہم نے نیکی کے تمام مدارج حاصل کر لیے ہیں اور ہم بھی کچھ ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اگر غور کر کے دیکھا جاوے تو یہ کچھ بھی چیز نہیں ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو چوری نہیں کرتے ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جو ڈاکے نہیں مارتے یا خون نہیں کرتے یا بدنظری یا بدکاری کی بدعادتوں میں مبتلاء نہیں ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اسے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس نے ترک شر کیا ہے خواہ وہ عدم قدرت ہی کی وجہ سے ہو قرآن شریف صرف اتنا ہی نہیں چاہتا کہ انسان ترک شر کر کے سمجھ لے کہ بس اب میں صاحب کمال ہو گیا۔ بلکہ وہ تو انسان کو اعلیٰ درجہ کے کمالات اور اخلاقِ فاضلہ سے متصف کرنا چاہتا ہے کہ اس سے ایسے اعمال و افعال سرزد ہوں جو بنی نوع کی بھلائی اور ہمدردی پر مشتمل ہوں اور اُن کا نتیجہ یہ ہو کہ اللہ تعالےٰ اس سے راضی ہو جاوے"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۷)

فرمانبرداری بڑی اعلیٰ صفت ہے

ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے

بہت سے لوگ ہیں جو امیر ہیں۔ بہت سے لوگ اخلاق ظاہر کرتے ہیں چندے بھی دیتے ہیں۔ بہت سے خوشامد کرتے ہیں اور ایسے ایسے بھاری لقب دیتے ہیں جو شاید ہماری نسل میں سے کسی کو نہ دئے گئے ہوں مگر وہ آدمی جو فرمانبرداری میں غرق اور کسی بات کی پرواہ نہ کرے وہ ملے تو بے نظیر اکسیر ہے۔ فرماں برداری بڑی اعلیٰ صفت ہے۔ ہاں یہ سمجھ لے کہ جو حکم دیا گیا ہے وہ مال، عزت، دین کو نقصان پہنچانے والا تو نہیں یا قرب الٰہی سے دور کرنے والا تو نہیں ایسے شخص کے پاس بھی ہرگز نہ بیٹھنا چاہیئے۔ ہمارے بزرگوں میں سے ایک شعر پڑھا کرتے تھے۔

با ہر کہ نشستی و نشد جمع دلت
وانہ رہید صحبت آب و گلت
زنہار ز صحبتش گریزاں می باش
ورنہ نہ کند روح عزیزاں بحلت

یعنی جس کی صحبت میں بیٹھ کر جمعیتِ تامہ اور سچی طمانیت حاصل نہ ہو اور اعلیٰ اغراض کے لئے ادنیٰ اغراض کی قربانیوں کی توفیق نہ ملے تو اس کی محبت کی اجازت نہیں چنانچہ کہا ہے ورنہ نہ کند روحِ عزیزاں بحلت۔

اسی طرح اس کے آگے ربوبیت کا درجہ ہے ہم نہ تھے اس نے ہمیں وجود بخشا۔ زندگی دی بیان سکھایا قوی دئے۔ میں اپنے قویٰ پر خود ہی حیراں ہوں اور میرا دل رقص میں آجاتا ہے کہ اس نے مجھے کان کیسے دیئے ہیں آنکھیں کیسی عطا کی ہیں۔ زبان کیسی دی ہے۔ دماغ کیسا۔ دل کیسا دیا ہے کہ ساری دنیا قربان ہو جائے پر میرے مولا کی بڑائی ہو جاوے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی محبت بخشی ہے کہ میرے کسی گوشہ میں آپ کی تعلیم۔ آپ کی اولاد۔ آپ کی آل سے ذرا بھی بغض نہیں رہا۔ میں نے اتنی تاریخیں پڑھی ہیں۔ خارجی شیعہ۔ رافضی کی مگر پھر بھی کسی صحابی سے مجھے رنج نہیں نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے نہ کسی آل اولاد سے رنج ہے اور یہ خدا کا فضل ہے اور اسی کی ربوبیت کی شان سے ہے۔

خطباتِ نور جلد دوم صفحہ ۹۵، ۹۶

جملہ خریداران الفضل اپنے خریداری نمبر کے ساتھ ساتھ پوسٹ کوڈ نمبر سے بھی مطلع فرمائیں

(مینیجر)

○ مکرم ڈاکٹر فیض اللہ خان صاحب ریٹائرڈ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ بی وی ہسپتال بہاولپور نے ۱۴ جنوری ۱۹۹۰ء سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بطور ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر کام شروع کر دیا ہے۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو احسن رنگ میں خدمت کی توفیق دے۔

○ عزیزہ نجم النساء صاحبہ بنت مکرم عبداللطیف خان صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ کا نکاح مکرم نصیر احمد صاحب بدر مربی سلسلہ ابن مکرم چوہدری فضل کریم صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ سے مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۹۰ء کو بعد نماز ظہر بیت المبارک میں پڑھا۔

○ عزیزہ مبارکہ ناہید بیگم صاحبہ بنت مکرم عبدالکریم صاحب محلہ دارالیمین غربی کا نکاح مکرم وسیم احمد صاحب شاہد ابن چوہدری فضل کریم صاحب محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ سے مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۹۰ء کو بیت المبارک میں پڑھا۔

○ عزیزہ امتہ الجمیل غزالہ صاحبہ بنت مہر محمد شفیع صاحب کا نکاح ہمراہ مکرم مبارک احمد صاحب تنویر شاہد (واقف زندگی) ابن مکرم میاں رحیم بخش صاحب آف مرالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات مورخہ ۱۶ مارچ ۹۰ء کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز مغرب مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے پڑھا۔

احباب سے درخواست ہے کہ ان نکاحوں کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کریں۔

○ مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب ڈوگر سپروائزر شاہ تاج شوگر ملز اتفاق ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

قارئین ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی، ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۹۔ شہادت ۱۳۶۹ ہش ۹۔ اپریل ۱۹۹۰ء

خوف کے ذریعہ قرب

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

○ اصل زہد اور تقویٰ تو یہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ حقیقی پاکیزگی اور حقیقی تقویٰ اس طرح ملتا ہے ورنہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ بہت سے جامے بالکل سفید ہوتے ہیں اور باوجود سفید ہونے کے بھی وہ پلید ہو سکتے ہیں۔

○ بیعت میں انسان زبان کے ساتھ گناہ سے توبہ کا اقرار کرتا ہے مگر اس طرح سے اس کا اقرار جائز نہیں ہوتا جب تک دل سے وہ اقرار نہ کرے۔ یہ خدا تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ جب سچے دل سے توبہ کی جاتی ہے تو وہ اسے قبول کر لیتا ہے۔

○ تم اپنے اعمال اور افعال سے ثابت کر کے دکھا دو کہ واقعی تم نے سچی تبدیلی کر لی ہے۔ تمہاری مجلسوں میں وہی ہنسی اور ٹھٹھا نہ ہو جو دوسرے لوگوں کی مجلسوں اور محفلوں میں پایا جاتا ہے۔

○ اگر قبولیت دعا نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر بہت سے شکوک پیدا ہو سکتے تھے اور ہوئے۔ اور حقیقت میں جو لوگ قبولیت دعا کے قائل نہیں ہیں ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی ہستی کی کوئی دلیل ہی نہیں ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) ہماری توجہ کو خدا تعالیٰ کی ہستی کی طرف مبذول کرواتے ہیں اور وہ بھی اس طرح کہ اس سلسلہ میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ اور حقیقی ایمان کے کن نتائج کی توقع رکھنی چاہیئے۔ اور یہ سب کچھ اس یقین کی بنیاد پر ہونا چاہیئے کہ کشش بھی خدا ہی کی طرف سے آئے گی۔ ہم میں تبدیلی بھی وہی پیدا کرے گا اور ہماری اس تبدیلی کو برکت اور پائیداری بھی وہی عطا کرے گا۔ لیکن وہ یہ باتیں کرے گا اسی وقت جب ہم دعا کے ذریعہ اپنے یقین کو پختہ کریں گے اور اس بات کا تہیہ کر لیں گے کہ توبہ صرف زبان سے نہیں بلکہ دل سے کریں گے۔

دل میں خدا کا خوف تو پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن اس خوف کو پُرمغز اور پُرمعنی اس وقت بنایا جا سکتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بات کی توفیق ملے۔ کیونکہ یہ خوف ایسا نہیں ہے کہ انسان ڈر کے بھاگ جائے بلکہ یہ خوف ایسا ہے کہ اس کا منبع محبت ہے اور اس خوف کے نتیجہ میں انسان زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ اس خوف کے باعث خدا تعالیٰ انسان کو خود اپنے قرب میں کھینچ لیتا ہے۔

خدا کی حفاظت میسّر رہے
رہیں عافیّت سے ہمارے سلام
سبھی نوجواں خوب محنت کریں
کہ بن جائیں سارے کے سارے سلام

ابوالاقبال

آرزوؤں کو مرا شوق سنبھالا دے گا
ظُلمتِ دہر کو ایمان اُجالا دے گا

ہم پہنچ جائیں گے دُنیا کے کناروں سے پرے
حوصلہ ہم کو ہمیں روکنے والا دے گا

ہم بایں وجہ زباں بندی سے مایوس نہیں
ہونٹ کا کام یہی ہونٹ کا تالا دے گا

دعوتِ حق کی جو دے دی ہے گواہی ہم نے
داورِ حشر مقامات بھی اعلیٰ دے گا

اس قدر خون کو بازار میں ارزاں نہ کرو
ورنہ ہر قتل تمہارا ہی حوالہ دے گا

تم نے برباد کئے ہیں مرے اذکار کے گھر
داد دے گا تمہیں مندر نہ شوالا دے گا

خود کو سمجھو تو چٹانوں سے بھی سمجھو مضبوط
اَب ہزیمت تمہیں اک رُوئی کا گالا دے گا

اُنکی دیواریں مرے واسطے کیا شے ہیں نسیم
میرے جذبے کی گواہی تو ہمالہ دے گا

نسیم سیفی

"ایک ایسی جماعت پیدا ہو جانی چاہیئے پاکستان میں جس کا اپنے AGE GROUP کے لحاظ سے کوئی بھی فرد ایسا نہیں جو میٹرک پاس نہیں ہے۔"
(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

"اس سے بھی اہم دعا یہ کریں اپنے رب سے کہ اے خدا! مرزا ناصر احمد کی یہ خواہش ہے کہ اگلے سو سال میں ایک ہزار انتہائی غیر معمولی ذہین سائنسدان جماعت احمدیہ کو ملیں۔ تو اس خواہش کو پورا کر۔"
(تقریر جلسہ سالانہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت فضل عمر

اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

عِلمی مسائل

حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دفعہ ایک یہودی آیا اور اس نے آپؐ سے کسی قرض کا نہایت سختی سے مطالبہ کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم یہ حالت دیکھ کر غصے سے بے تاب ہوگئے اور انہوں نے اپنی تلواریں سونت لیں۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا دو جانے دو "جس کا حق ہوتا ہے وہ دوسرے پر سختی کر ہی بیٹھتا ہے"۔ اسی طرح ایک اور شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیا کہ آپ نے جو اموال کی تقسیم کی ہے اس میں انصاف سے کام نہیں لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تلوار لے کر کھڑے ہوگئے تاکہ اس کا سر اڑا دیں۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانے دو اور اسے کچھ نہ کہو۔ غرض (جب ان سے جاہل خطاب کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں آپ پر سلامتی ہو) اس میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ ایمان لانے والوں کو جب غلبہ حاصل ہوگا تو ایسی حالت میں بھی وہ کسی کے خطاب جہالت پر برا نہیں منائیں گے۔ بلکہ ان کی سلامتی اور تحفظِ حقوق کو مدنظر رکھیں گے۔ اور درحقیقت غلبے کے وقت ہی انسان کے اعلیٰ اخلاق کا پتہ چلتا ہے ورنہ کمزوری کی حالت میں کسی کا مار کھا لینا تو ستر بی بی از بے چادری والی بات ہوتی ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ مار نہ کھائے تو کیا کرے۔ اس کے اندر مقابلے کی طاقت تو ہے ہی نہیں۔ لیکن جب کوئی شخص طاقت رکھتے ہوئے عفو سے کام لیتا ہے۔ اور سزا دینے کی طاقت رکھتے ہوئے کچھ نہیں کہتا۔ اس وقت ظاہر ہو جاتا ہے کہ فی الواقعہ وہ اعلیٰ درجے کے اخلاق کا مالک ہے۔

ایفائے عہد کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر خیال رہتا تھا۔ کہ ابھی آپؐ نے دعویٰ نبوت بھی نہیں فرمایا تھا کہ قبائلی لڑائیوں اور روزمرہ کے باہمی جھگڑوں اور فسادات کو دیکھ کر مکہ کے چند نوجوانوں نے ایک انجمن بنائی جس کی غرض یہ تھی کہ وہ مظلوموں کی مدد کیا کریں گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس مجلس میں شامل ہوئے اور سب نے مل کر یہ قسمیں کھائیں کہ جب تک سمندر میں پانی کا ایک قطرہ تک بھی موجود ہے وہ ہمیشہ مظلوموں کی مدد کریں گے۔ اور ان کے حق ان کو ظالم سے دلوانے کی کوشش کریں گے۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کر سکیں گے۔ تو اپنے پاس سے مظلوم کا حق ادا کریں گے۔ یہ انجمن جو مظلوموں کی دادرسی اور ان کی اعانت کا بیڑہ لے کر اٹھی تھی اس نے کیا کام کیا اور کس طرح مظلوموں کی مدد کی اس بارے میں تاریخی طور پر کچھ زیادہ معلومات نہیں ملتیں۔ مگر دعویٰ نبوت کے بعد جب کہ مکہ کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جان لیوا دشمن بن گئے۔ ایک شخص جس نے ابوجہل سے کچھ روپیہ لینا تھا مگر وہ دیتا نہیں تھا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ آپ حلف الفضول میں شامل رہ چکے ہیں۔ اور آپ نے اس کی قسم کھائی تھی کہ ہمیشہ مظلوموں کی مدد فرمائیں گے۔ میں آپ کو آپ کا عہد یاد دلاتے ہوئے درخواست کرتا ہوں کہ میرا کچھ روپیہ ابوجہل نے دینا ہے۔ آپ اس کے پاس چلیں اور مجھے یہ روپیہ دلوا دیں۔ جب اس نے یہ بات کہی تو باوجود اس کے کہ مکہ میں کھلے بندوں پھرنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خطرے کا موجب تھا۔ اور پھر ابوجہل آپؐ کا شدید ترین دشمن تھا۔ اور ہو سکتا تھا کہ وہ آپؐ کو کوئی نقصان پہنچائے۔ آپؐ فوراً اٹھے اور اس کے ساتھ چل کر ابوجہل کے مکان پر جا پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ ابوجہل دستک کی آواز سن کر باہر نکلا۔ آپؐ نے فرمایا تم نے اس شخص کا کچھ روپیہ لیا ہوا ہے۔ وہ فوراً ادا کردو۔ ابوجہل بلا چون و چرا اندر گیا اور روپیہ لا کر اس نے اس شخص کے حوالے کر دیا۔ ابوجہل کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے پر ایک شخص کو اس کا روپیہ دے دینا کوئی ایسی بات نہ تھی جو چھپی رہتی۔ جنگل کی آگ کی طرح یہ بات مکہ میں پھیل گئی۔ اور لوگوں میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں کہ ابوالحکم ہمیں تو کہتا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات نہ مانو اور خود اس سے اتنا ڈر گیا کہ ایک منٹ کے اندر اندر روپیہ دینے کے لئے تیار ہو گیا۔ جب اس نے یہ باتیں سنیں تو وہ کہنے لگا خدا کی قسم اگر تم میری جگہ ہوتے تو تم بھی وہی کام کرتے جو میں نے کیا ہے۔ کیونکہ جب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آیا تو مجھے اس کے دائیں اور بائیں دو اونٹ دکھائی دیئے جن کو دیکھ کر میرا دل سخت خوف زدہ ہو گیا اور میں نے سمجھا کہ اگر میں نے اس کی بات نہ مانی تو یہ دونوں اونٹ مجھے چیر کر کھا جائیں گے اب یہ بات تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اسے کوئی ایسا نظارہ نظر آیا تھا یا حق کا رعب اس پر چھا گیا تھا۔ مگر بہرحال جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حلف الفضول کے معاہدے کے احترام میں ایک مظلوم شخص کا حق دلانے کے لئے انتہائی خطرات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس کے پاس گئے تو سچائی کے رعب نے اس کی شرارت کی روح کو کچل دیا اور وہ مظلوم کا حق دینے کے لئے تیار ہو گیا۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو وفائے عہد کا اس قدر پاس تھا۔ کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر جب یہ معاہدہ ہوا کہ اگر مکہ کے لوگوں میں سے کوئی نوجوان مسلمان ہوا تو اسے اس کے رشتہ داروں کی طرف واپس کر دیا جائے گا۔ لیکن جو مسلمان مکہ والوں کی طرف واپس جائے گا۔ اسے مکہ والے واپس کرنے پر مجبور نہیں ہوں گے۔ تو ابھی اس معاہدے کی سیاہی بھی خشک نہیں ہوئی تھی۔ کہ سہیل جو مکہ والوں کی طرف سے معاہدہ کر رہا تھا۔ اس کا اپنا بیٹا رسیوں سے جکڑا ہوا اور زخموں سے چور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر گرا۔ اور اس نے کہا یا رسول اللہ میں دل سے مسلمان ہوں مگر میرا باپ اسلام کی وجہ سے مجھے تکلیفیں دے رہا ہے آج میرا باپ یہاں آیا تو میں موقعہ پاکر نکل بھاگا۔ اور یہاں آگیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی اسے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ کہ اس کا باپ کہنے لگا۔ معاہدہ ہو چکا ہے اب اسے میرے ساتھ جانا پڑے گا۔ ابو جندل کی حالت اس وقت اتنی دردناک تھی۔ کہ مسلمانوں کی آنکھوں سے خون کے آنسو بہتے تھے۔

خود ابو جندل نے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ کیا آپ پھر مجھے مکہ والوں کی طرف واپس کر دیں گے تاکہ یہ لوگ مجھے پہلے سے بھی زیادہ تکلیف دیں۔ مگر آپؐ نے فرمایا خدا کے رسول معاہدہ نہیں توڑا کرتے۔ تمہیں بہرحال واپس جانا پڑے گا۔ صبر سے کام لو اور خدا تعالیٰ پر توکل کرو چنانچہ وہ مکہ میں واپس بھجوا دیا گیا۔ پھر جب آپ مدینہ پہنچے تو مکہ کا ایک اور نوجوان ابوبصیر آپ کے پیچھے پیچھے دوڑتا ہوا مدینہ پہنچا۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بھی معاہدے کے مطابق مکہ واپس جانے پر مجبور کیا۔ اسی طرح وفائے عہد کا آپؐ کو اس قدر خیال تھا کہ ایک دفعہ ایک حکومت کا ایلچی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی پیغام لے کر آیا اور آپؐ کی صحبت میں کچھ وقت رہ کر اسلام کی سچائی کا قائل ہو گیا اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اپنے اسلام کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مناسب نہیں تم اپنی حکومت کی طرف سے ایک امتیازی عہدے پر مامور ہو اور اسی حالت میں واپس جاؤ وہاں جا کر اگر تمہارے دل میں اسلام کی محبت پھر بھی قائم رہے تو دوبارہ آکر اسلام قبول کرو۔

تحریک جدید (دفتر) لجنہ اماء اللہ

گذشتہ عرصہ میں جماعت احمدیہ پر خدا تعالیٰ نے جو بے حد احسانات فرمائے ہیں وہ سب تحریکِ جدید کا ثمر ہیں۔ اس کے کاموں میں غیر معمولی وسعت پیدا ہوئی ہے۔ جو کہ متقاضی ہے کہ ہمارے وعدہ جات میں بھی غیر معمولی اضافہ ہو۔ معاونینِ خصوصی کی تعداد میں اضافہ کریں اور ہر فرد کو اس بابرکت تحریک میں شامل کریں۔ رمضان المبارک میں ادائیگی کی طرف بھی خصوصی توجہ کریں۔ خدا تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

(سیکرٹری تحریک جدید لجنہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

الجیریا میں صنعتکاری

الجیریا کی پارلیمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ ملک میں صنعت و تجارت کی ترقی کیلئے دیگر ممالک کے صنعت کاروں کو دعوت دی جائے کہ وہ الجیریا میں ایسی صنعتیں بھی لگائیں جن میں سارے کا سارا سرمایہ انہیں کا ہو۔ الجیریا کو ۱۹۶۲ء میں آزادی ملی تھی اس وقت سے لے کر اب تک کسی بیرونی ملک کے صنعت کار کو اس بات کی اجازت نہیں تھی کہ وہ ایسی صنعت لگائے جس میں سارے کا سارا سرمایا اس کا اپنا ہو۔ دیگر ممالک کے بینکوں کو بھی الجیریا میں اپنی شاخیں کھولنے کی اجازت دے دی گئی ہے وزیر معاشیات و اقتصادیات غازی حدوسی (HEDOUCI) نے پارلیمنٹ کو بتایا کہ معاشی اور اقتصادی بہتری کیلئے جو اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ یہ ان سب میں سے اہم ہے۔ اسی کے ذریعے اُمید ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ ملک کی معاشی حالت بہتر ہو جائے گی۔ اس وقت الجیریا کے ذمے ۲۴ ارب امریکہ ڈالر قرضہ ہے۔ تیل کی قیمتیں کم ہو گئی ہیں اور گیس کی آمد بھی پہلے سے کم ہے۔ جس کا باعث مقامی افراتفری ہے۔ انہی حالات کے پیش نظر الجیریا کی پارلیمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ بیرونی روپیہ لگانے والے صنعتکاروں کو زیادہ سے زیادہ آزادی دی جائے۔ جو الجیرین باہر رہتے ہیں انہیں اس بات کی اجازت دے دی گئی ہے کہ وہ الجیریا میں اپنا سرمایہ لگا کر صنعت و تجارت کو فروغ دیں۔ موجودہ قوانین کے مطابق بیرونی ممالک کے صنعتکار صرف مقامی لوگوں کے ساتھ مل کر اور انہیں ۵۱ فیصد حصص دے کر ہی صنعتکاری کر سکتے تھے۔ اب نئے قانون کے مطابق سارے کا سارا سرمایہ کسی بیرونی صنعت کار کا ہو سکتا ہے۔ البتہ یہ شرط ضرور لگا دی گئی ہے کہ وہ ایسی صنعتیں لگائیں جن سے مقامی باشندوں کو ملازمت کے مواقع مل سکیں۔ بیرونی صنعت کار ایسا نہیں کر سکتے کہ کسی صنعت کو کلی طور پر اپنا لیں یعنی انکے علاوہ وہ صنعت کسی الجیرین کے ہاتھ میں نہ ہو اگرچہ اس قسم کی پابندیاں تو اس قانون میں بھی موجود ہیں لیکن یہ قانون ایک نہایت انقلابی قانون ہے۔ ٹیونس اور مراکش کی روایات کے بالکل برخلاف الجیریا میں آج تک بیرونی ممالک کے صنعت کاروں کو روپیہ لگانے کی اس صورت میں اجازت نہیں تھی کہ کسی صنعت میں سارے کا سارا روپیہ انہی کا ہو۔ اور کسی مقامی باشندے کو اپنے کاروبار میں شریک نہ کیا جائے

صحافی کا خلائی سفر

سویوز خلائی جہاز ہے تو روس کا لیکن اس میں سب سے پہلا صحافی جو سفر کرے گا۔ وہ جاپانی ہوگا۔ یہ جہاز ۲ دسمبر کو اپنی پرواز شروع کرے گا اور جو صحافی اس کے عملے میں شامل ہوگا وہ ٹوکیو براڈ کاسٹنگ سسٹم جو سب سے بڑی جاپانی براڈ کاسٹنگ کی کمپنی ہے۔ اس کے سٹاف کا ایک ممبر ہوگا۔ در اصل یہ دو صحافی ہیں۔ ایک عورت اور ایک مرد۔ اور دونوں ایک ساتھ اس بات کی تربیت حاصل کر رہے ہیں کہ انہوں نے خلا سے جہاں وہ آٹھ دن قیام کریں گے اپنی رپورٹیں کس طرح بھیجنی ہیں۔ ان دونوں میں سے عورت کا کہنا ہے کہ وہ زمین کی فلم بھی لے گی اور یہ معلوم کرنے کی کوشش بھی کرے گی کہ ماحولیات کس طرح تبدیل ہو رہے ہیں۔ اور ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ یہ ایک پچیس سالہ کیمرا وومین ہے اور اس کا نام ریو کوکیوچی ہے (RYO KOKIUCHI) ابھی تک تو یہ ۱۶۳ افراد میں سے سیمی فائنلسٹ کے طور پر چنی گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ریا کیوچی براڈ کاسٹ کرے گی یا ٹویو ہیرو آکی یاما (TOYO HIRO AKI YAMA) جن کی عمر ۴۳ سال ہے۔ وہ رپورٹیں بھیجیں گے جاپانی صحافی کے اس خلائی جہاز میں جانے کا معاوضہ ۶½ ملین سے ۱۰½ ملین ڈالر تک جاپانی کمپنی کو ادا کرنا پڑے گا۔ یہ اس صورت میں کہ جہاز صرف ایک جرنلسٹ کو اپنے ساتھ لے کر جائے۔ کمپنی نے کہا ہے کہ ہم انٹرویو کا معاوضہ تو ادا نہیں کرتے لیکن یہ رقم جو ہم ادا کر رہے ہیں ہمارے خیال میں مناسب ہے۔

الیکسی یونوف جو کوسموناٹ تربیتی مشن کے ڈپٹی وائس پریذیڈنٹ ہیں اور جنہوں نے ۱۹۷۵ء میں ایک خلائی سفر کیا تھا۔ جس میں سویوز اور امریکہ کے اپالو آپس میں ملے تھے انہوں نے کہا ہے کہ روسی جرنلسٹوں نے اس بات پر مایوسی کا اظہار کیا ہے کہ ان کی بجائے کسی جاپانی کو یہ موقعہ دیا جائے کہ وہ خلا میں جانے والا پہلا صحافی ہو۔ روسی جرنلسٹ ابھی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ اور اگلے سال سے پہلے وہ جانے کے قابل نہیں ہو سکیں گے۔ مسٹر آکی یاما نے کہا ہے کہ پہلا یا دوسرا یا تیسرا خلاء میں جانے والا صحافی ہونا کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ ہم روسی صحافیوں کے لئے دعا گو ہیں کہ وہ بھی ایسا کر سکیں اور اچھے نتائج پیدا ہوں۔

نیا ٹائپ رائٹر

آپ کسی کام کو ہاتھ بھی نہ لگائیں اور وہ کام ہوتا چلا جائے۔ مشینری کے کام میں تو ہر جگہ یہ بات ملے گی لیکن جہاں تک ٹائپ کا سوال ہے یعنی ٹائپ رائٹر کے ذریعے لکھنے کا سوال ہے، وہاں یہ بات کچھ عجیب سی لگتی ہے۔ لیکن ایجادات کرنے والے ایسی ہی بظاہر ناممکن نظر آنے والی باتوں کو ممکن بناتے چلے جا رہے ہیں۔ اب جو ٹائپ رائٹر بنایا گیا ہے اس میں تیس ہزار الفاظ اس طرح موجود ہیں کہ انفرادی آوازوں کو سُن کر وہ از خود ٹائپ کرتے چلے جاتے ہیں۔ ایسی ہی ایک ٹائپ رائٹر پہلے بھی موجود تھی لیکن وہاں صرف ۵ ہزار الفاظ پر احاطہ ہوتا تھا۔ فی الحال اس ٹائپ رائٹر پر ۹ ہزار ڈالر خرچ ہوئے ہیں۔ آہستہ آہستہ جب یہ زیادہ تعداد میں بننے لگے گی تو یقیناً اس کی قیمت اتنی کم ہو جائے گی کہ عام آدمی بھی انفرادی طور پر اسے خرید سکے۔

اس ٹائپ رائٹر میں ایک پرسنل کمپیوٹر سافٹ ویئر ہے، اور ایک آواز کو پہچاننے والا آلہ۔ ان کے ذریعے خطوط مسودات اور دیگر مخطوطے تیار کئے جا سکتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کا مائیکرو فون سامنے رکھ کر آپ بولتے چلے جائیں۔ جو کچھ آپ بولیں گے اور جو کچھ ٹائپ ہوگا۔ وہ ایک وڈیو سکرین پر ۳۵ الفاظ فی منٹ کے حساب سے سامنے آتا چلا جائے گا۔ اگر اس طرح ٹائپ کرتے ہوئے کوئی غلطی ہو جائے تو اس کو درست کرنے کے لئے آپ (OOPS) اوپس کہیں گے اور وہ لفظ دوبارہ بولیں گے اور غلطی درست ہو جائے گی۔ اس کو استعمال کرنے کے لئے جو کچھ کرنا پڑتا ہے وہ نہایت سہل ہے۔ اگر آپ اس کو کام کرتے ہوئے ٹھہرانا چاہیں تو آپ کہیں گے کہ اب سو جاؤ اور اگر پھر کام شروع کرنا چاہیں تو آپ کہیں گے اب جاگ اٹھو۔ جس کمپنی نے یہ ٹائپ رائٹر تیار کیا ہے۔ اس کا نام ہے ڈریگن سسٹم انک (DRAGON SYSTEM INC) اور اس کی مالکہ جنٹ بیکر ہیں جو اپنے خاوند کی معیت میں یہ کمپنی ۱۹۸۲ء سے کمپیٹبل چلا رہی ہیں۔ اس سسٹم کی بنیاد آئی۔ بی۔ ایم ۸۰۳۸۶ مائیکرو پروسیسر ہے۔ یہ دراصل ایسے لوگوں کے لئے ایجاد کی گئی ہے جو زیادہ بہتر طریق پر ٹائپ نہیں کر سکتے۔ صحیح طور پر ٹائپ کرنے والوں میں صحافی شامل ہیں یا کمپیوٹر پروگرامرز یا سیکرٹری۔ لیکن ڈاکٹرز، وکلاء اور بہت سے دوسرے لوگ ایسا نہیں کر سکتے، اور عام طور پر وہ اپنے لکھے ہوئے کاغذات دوسروں کو ٹائپ کرنے کے لئے دیتے ہیں۔ اب یہ نیا ٹائپ رائٹر ان کے لئے آسانی فراہم کرے گا۔

آذربائیجانیوں کی مشکل

آرمینیا کے مسلح گروہوں نے آرمینیا پر حملے کر کے ان کے ۹ اشخاص ہلاک کر دیئے ہیں چنانچہ روسی نیوز ایجنسی تاس نے بتایا ہے کہ گزشتہ اتوار کے روز روس کی وزارت داخلہ نے آذربائیجان میں مزید فوجیں بھیج دی ہیں۔ آذربائیجان کی وزارت داخلہ کا بیان ہے کہ ان نئے آنے والے فوجیوں میں ایک سو پچاس پولیس کے آدمی ہیں۔ تاس نے یہ بھی بتایا ہے کہ آٹھ مکان جنہیں آگ لگائی گئی تھی ان میں سے ایک گھر میں پانچ افراد ہلاک ہوئے۔ یہ آگ بگانیس اروم (BAGANIS AIRUM) میں لگائی گئی جو آرمینیا کی سرحد پر شمال کی طرف واقع ہے اور ان میں ایک پولیس افسر بھی تھا جو اپنے فرائض انجام دے رہا تھا۔ بہت سے دوسرے لوگ اسلحہ کے استعمال کے نتیجے میں زخمی ہو گئے۔ پری لی اور تاشیلی کے گاؤں بھی متاثر ہوئے۔ دو آرمینین بھی ہلاک ہوئے۔ لیکن یہ دونوں اپنے ہی اسلحے کے استعمال سے موت کے منہ میں گئے۔ مارنا تو یہ آذریوں کو چاہتے تھے۔ لیکن ان کا اسلحہ انہیں پر ٹوٹ پڑا۔ اسی دوران ایک پٹرول سٹیشن بھی بم سے تباہ کر دیا گیا اور اسی طرح گاڑیوں کی آمد و رفت میں بھی تباہ کاری حائل ہوئی۔ دراصل آرمینیا کے لوگوں اور آذربائیجانیوں کی گزشتہ دو سال سے مناقشت جاری ہے اور یہ مناقشت مذہبی بنیاد پر قائم ہے کیونکہ ایک طرف آرمینیا کے عیسائی ہیں اور دوسری طرف آذربائیجان کے مسلمان۔ اور اب جبکہ مشرقی یورپ میں آزادی کی لہر اٹھی ہے تو اس قسم کی مناقشت نے بھی زیادہ شدت اختیار کر لی ہے۔

یہ کافی نہیں کہ آپ نے الفضل کسی سے لے کر پڑھ لیا۔ آپ خود خریدیں اور پڑھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہور احمد - مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ
بورے والہ

ٹیلیویژن (ٹی وی) وی سی آر کا بڑھتا ہوا رجحان

جوں جوں زمانہ ترقی کی طرف جا رہا ہے۔ نئی نئی چیزیں ایجاد ہو رہی ہیں۔ جن میں سے بعض ایجادات تو ایسی ہیں کہ فی زمانہ ان کے بغیر گذارا ممکن نہیں۔ لیکن کچھ حد تک ایجادات ایسی بھی ہیں جو اپنے فوائد کے ساتھ ساتھ منفی اثرات بھی چھوڑ رہی ہیں۔ مثلاً ہتھیاروں کو ہی لے لیجئے ان کے بہت سے فائدے ہیں کہ یہ دفاع کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن انہی ہتھیاروں کا غیر ضروری، بے موقع اور حد سے زیادہ استعمال انسان کی موت اور ہلاکت کا باعث ہے۔ گویا ان کے منفی اثرات کی وجہ سے ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے کہ انسان نے اپنی ہلاکت کے لئے خود ہی نئے نئے ہتھیار ایجاد کئے۔

بالکل یہی کیفیت آج کل ٹی۔وی اور وی۔سی آر کی ہے۔ کہ جہاں ہمیں ان کے بہتر اور مثبت استعمال سے بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ وہاں ان کا منفی اور غیر ضروری استعمال معاشرے اور نئی نسل کو شدید نقصان بھی پہنچا رہا ہے۔

ہم نے تو جب سے ہوش سنبھالا ہے اپنے بزرگوں سے یہی سنتے چلے آرہے ہیں کہ بچوں کی تربیت کے لئے یہ ضروری ہے کہ گھر کا سربراہ یا والد جب دن بھر کے کام سے فارغ ہو کر شام کو گھر پہنچے تو اسے اپنے بیوی بچوں میں بیٹھ کر دین کی باتیں کرنی چاہئیں اور بچوں سے دن بھر کی مصروفیات کا جائزہ لینا چاہئے۔ لیکن آج کے موجودہ دور میں بہت حد تک ہم اس سے مختلف پاتے ہیں۔ کہ باپ گھر میں داخل ہوتا ہے۔ نہ بچوں کو یہ علم ہوتا ہے کہ ان کا والد گھر میں داخل ہوا ہے اور نہ باپ یہ زحمت کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ بچوں کو بلائے۔ ہوتا کیا ہے؟ بچے اپنے والدین سے آہستہ آہستہ دور ہونے لگتے ہیں اور پھر ایک ایسا وقت بھی آتا ہے کہ وہ گھر میں تنہائی کو ترجیح دینے لگتے ہیں۔

چنانچہ اگر ہم ان دونوں رشتوں کے درمیان حد فاصل کا تجزیہ کریں تو جائزہ لینے سے پتہ لگتا ہے کہ اور وجوہات کے علاوہ اس کی ایک بنیادی وجہ ٹی۔وی اور وی۔سی۔آر کا بڑھتا ہوا رجحان بھی ہے۔ وہ اس طرح کہ تمام افراد خانہ کے گھر پر اکٹھے ہونے کا وہی وقت ہوتا ہے۔ جس وقت کہ ٹیلیویژن اپنے پروگرام دے رہا ہوتا ہے۔ چنانچہ ہوتا یہ ہے کہ جب باپ گھر میں داخل ہوتا ہے تو بچوں کو ٹیلیویژن کے آگے مشغول پاکر خود بھی بیٹھ جاتا ہے اور یہ ضروری نہیں سمجھتا کہ ان کی دلچسپی کے دوران خلل انداز ہو۔ چنانچہ یہی دلچسپی اندر اندر کینسر کی طرح اپنا اثر کرتی رہتی ہے۔ بالآخر یہی کینسر ان کی ہلاکت پر منتج ہوتا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاد کے حقوق میں سے کوئی پہلو بھی نہیں چھوڑا۔ اور صرف عدل نہیں بلکہ احسان کی تعلیم بھی عطا فرمائی اور یہ سکھایا کہ کس طرح بچوں سے پیار کئے جاتے ہیں۔ آج کل کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ تو عام تہذیب کی باتیں ہیں۔ ہر آدمی کو پتہ ہے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ آج بھی ہمارے معاشرے میں بچے محروم ہیں۔ اور ترقی یافتہ معاشرے میں بھی بچے ماں باپ کے پیار سے محروم ہیں۔ آپ اگر نفسیاتی ماہرین کی کتب کا مطالعہ کریں تو آپ دیکھ کر حیران ہونگے کہ آج کل کے ترقی یافتہ امیر ممالک میں بھی ایک بڑی بھاری تعداد بچوں کی ماں باپ کے پیار کی پیاسی رہ کر کئی قسم کی ذہنی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ ماں باپ کو اپنی ذاتی عیش و عشرت کی پڑی رہتی ہے اور بچوں کا حق ادا نہیں کرتے۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جس طرح بچوں سے سلوک فرمایا اگرچہ آپ کو یہ چھوٹی چھوٹی باتیں دکھائی دیں گی مگر یہ وہ چھوٹی باتیں ہیں جن کو نظر انداز کرنے سے معاشرے میں بڑی بڑی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔"

(خطاب جلسہ سالانہ ۱۹۸۸ء)

پس اگر والدین کو اپنے بچوں کی عمدہ اور صحیح نہج پر تربیت کرنی ہے تو انہیں اپنی خوشیاں اور بعض دلچسپیاں قربان کرنی ہوں گی۔

ایک زمانہ تھا کہ بچے اپنی زبانوں سے اپنے مستقبل کا اظہار یوں کیا کرتے تھے کہ میں پائلٹ بنوں گا کوئی کہتا تھا میں ڈاکٹر بنوں گا۔ کوئی انجینئر بننے کے لئے کہتا۔ لیکن آج کی نئی نسل کا حال یہ ہے کہ ہر کوئی چاہتا ہے کہ میں بڑے سے بڑے ایکٹر کی جگہ لے لوں تاکہ لوگوں میں میری مقبولیت ہو جائے۔ بچپن ہی سے بعض بچے ایسے ہوتے ہیں جو ٹیلیویژن پر اداکاروں کی اداکاری کو دیکھ کر نقل اتارنا چاہتے ہیں اور اپنی گفتگو میں ان کے ڈائیلاگ استعمال کرتے ہیں۔ اور اس طرح وہ تعلیمی سرگرمیوں سے ہٹ کر دوسری طرف مگن ہو جاتے ہیں۔ گویا صحیح راستے کی طرف نہیں چلتے اس طرح وہ نہ ادھر کے رہتے ہیں اور نہ ادھر کے۔ اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ آج کے معاشرے میں ایک مہذب اور تعلیم یافتہ شخص کی اتنی قدر نہیں ہوتی جتنی کہ ایک اداکار کی لوگ اس کی اداکاری کی وجہ سے عزت افزائی کرتے ہیں۔

ٹیلی ویژن پر بہت سے پروگرام چلتے رہتے ہیں، بعض پروگرام بڑے دلچسپ اور مفید ہوتے ہیں۔ ان کو ضرور دیکھنا چاہیئے۔ مثلاً ایسے پروگرام جن سے انسان کی ذہنی آزمائش ہوتی ہے۔ ایسے پروگراموں کا دیکھنا انسان کے لئے انتہائی مفید ثابت ہوتا ہے۔ پھر ایسے پروگرام بھی جو چھوٹی عمر کے بچوں کے لئے ان کی پڑھائی اور ان کی عام زندگی میں ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔ اسی طرح اخلاقیات اور دینیات پر مشتمل پروگرام ہوتے ہیں یہ سب ایسی چیزیں ہیں جو ایک بچے کو مفید وجود بننے میں مدد دیتی ہیں۔

ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ماں باپ کو بڑی ذہانت کے ساتھ اور بیدار مغزی کے ساتھ اپنے چھوٹے بچوں کے بارہ میں خصوصیت سے دلچسپی لینی چاہیئے بچے کے دل میں نماز کی محبت پیدا کرنا اولین کام ہے اگر بچے اپنے ماں باپ کو باقاعدہ سج دھج کر پیار کے ساتھ اور سلیقہ کے ساتھ نماز پڑھتے دیکھیں گے تو پیشتر اس کے کہ وہ سکول جانے لگیں انکے دل میں بھی نماز کی محبت پیدا ہو جائے گی۔ اسی طرح بعض اور عادات ہیں۔ بچے ان کو دیکھیں گے تو ان کے دل میں ان کا بھی پیار پیدا ہو جائے گا۔ اس بارہ میں ٹیلی ویژن کے پروگرام خصوصیت سے توجہ طلب ہیں۔ شروع میں چھوٹی عمر میں بچوں کو ٹیلی ویژن سے نوچ کر الگ تو پھینک نہیں سکتے۔ اس لئے ان کو کسی حد تک ٹیلی ویژن دیکھنے دینا ہے۔ البتہ بچوں کو کیا دیکھنا ہے۔ ان کے ساتھ بیٹھ کر کیا تبصرے کرنے ہیں۔ کس طرح آہستہ آہستہ بعض اچھی چیزوں کا فطری پیار بڑھانا ہے۔ بعض بری چیزوں سے روکنا ہے۔ یہ ایک بہت ہی گہری حکمت کا کام ہے بڑی جان سوزی بھی چاہتا ہے اور دماغ سوزی بھی۔

چونکہ اکثر ماں باپ ان باتوں میں خود نابلد ہوتے ہیں۔ ان کو یہ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ اس معاملہ میں کیا کرنا چاہئے اور ان میں اس بات کی اہمیت ہی نہیں ہوتی کہ وہ بچوں کی صحیح تربیت کر سکیں۔ دوسری طرف چھوٹی عمر کے بچوں کی تربیت ہم براہ راست نہیں کر سکتے۔ اس لئے اس کا ایک ہی علاج ہے کہ اس عمر کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچے کی تربیت کے لئے ماں
باپ کی تربیت کی جائے۔"
(خطبہ جمعہ ١٩ دسمبر ١٩٨٦ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے ٹیلیویژن کی افادیت کھل کر سامنے آ جاتی ہے اور حضور کے منشاء کے مطابق ٹیلیویژن کو کلیتہً ہرگز چھوڑا نہیں جا سکتا۔ کیونکہ ٹیلیویژن کے بعض پروگرام بچوں اور بڑی عمر کے افراد کے لئے فائدہ مند ہوتے ہیں۔ اس لئے بچوں کو مکمل طور پر اس سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔

لیکن بدقسمتی سے آج ہمارے معاشرے میں لغو قسم کے ڈرامے اور کہانیاں اس قدر رواج پا چکی ہیں کہ انہیں کو ٹیلی ویژن کا اصل مقصد قرار دے دیا گیا ہے۔ ان سے آج ہمیں اپنی نئی نسل کو دور رکھنا ہے۔ اور یہ باتیں ایسی ہیں جو انسان کو بے راہ روی کی طرف لے جاتی ہیں۔ ان کے متعلق کہا تو یہ جاتا ہے کہ یہ سبق آموز ہیں لیکن باوجود سبق آموز ہونے کے ان کا منفی پہلو نمایاں ہوتا ہے اور وہی انسان کیلئے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ آج کل مختلف قسط وار ڈرامے چلتے ہیں رزلٹ سب کا قریباً ایک ہی ہوتا ہے۔ اور بعض لوگ تو شروع میں دیکھنے سے ہی اپنے ذہنوں میں ایک نتیجہ اخذ کر لیتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ ڈرامے کی ساری اقساط کو انتہائی حد تک مستغرق ہو کر مشاہدہ کرتے ہیں۔

حالیہ زمانہ میں ٹیلیویژن نے ڈراموں کے ذریعہ سے لوگوں پر اسقدر سایہ کر لیا ہے کہ لوگ اپنے ضروری سے ضروری کاموں کو اس وقت آگے پیچھے کر لیتے ہیں اور ڈرامے کے وقت وہ بالکل فارغ ہو کر ٹیلیویژن کے آگے بیٹھ جاتے ہیں اور ضروری کام بر وقت نہ ہونے کی وجہ سے بہت سی مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ آج کا کام کل پر چھوڑنے کی بری عادت بھی پڑ جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی راستے میں چل رہا ہے تو وہ بھی راستے میں کسی ہوٹل یا دکان پر لگے ہوئے ٹیلی ویژن سیٹ کو پا کر وہیں بیٹھ جائے گا۔ اور اگر ہم اس وقت سڑکوں پر نگاہ کریں تو ہر طرف سناٹا ہی سناٹا نظر آئے گا۔ گویا اس قدر لوگ مشغول ہو جاتے ہیں۔

ٹیلیویژن انسان کی طبیعت کو وقتی طور پر خوش رکھتا ہے اور انسان اپنے آپ کو ہر قسم کی پریشانیوں سے ہلکا پھلکا محسوس کرتا ہے۔ لیکن جب ایک شخص بہت زیادہ حد تک اس پر گر جاتا ہے تو اس وقت اسی ٹیلیویژن کا حد سے زیادہ استعمال انسان کو بہت سے نقصانات بھی پہنچاتا ہے۔ جن کا احساس انسان کو اس وقت ہوتا ہے جب واپسی کے تمام راستے مسدود ہو چکے ہوتے ہیں۔

کچھ ایسے نقصانات ہیں جو ہر وقت انسان کے ساتھ لگے رہتے ہیں۔ لیکن انسان ان کو بالکل معمولی خیال کر کے ان کا احساس نہیں کرتا۔ مثلاً ٹیلیویژن میں مشغول ہو کر انسان اپنے ضروری کاموں سے روگردانی کرنے لگتا ہے۔ طالب علم کے لئے اپنی تعلیم کو مکمل کرنے میں مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ٹیلیویژن کے اوقات میں انسان خدا تعالیٰ کی عبادت سے غافل ہو جاتا ہے۔ مثلاً جب اس کا کوئی پسندیدہ پروگرام لگا ہو تو شیطان اس کے دل میں یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ بیٹھے رہو بعد میں نماز پڑھ لینا۔ اتنا اچھا پروگرام لگا ہے اس کو چھوڑو گے تو گیپ پڑ جائے گا۔ پھر بعض پروگرام ایسے ہوتے ہیں جو رات دیر کے بعد لگنے ہوتے ہیں اور وہ بھی بعض دفعہ پسندیدہ ہوتے ہیں ان کو دیکھ کر جب کوئی نوجوان سوئے تو اس سے یہ امید نہیں کی جا سکتی کہ وہ صبح نماز فجر پر بھی اٹھے گا۔ کیونکہ جوانی میں نیند بھی گہری آتی ہے۔ تو پتہ چلا کہ ٹی وی کے اثرات ساتھ کے ساتھ ہوتے رہتے ہیں۔

بچوں کی پڑھائی پر بھی اس کا گہرا اثر پڑتا ہے۔ اور وہ تعلیم کی نسبت ادھر زیادہ توجہ دینے لگتے ہیں۔ اس کا آخری ردعمل اس صورت میں ظاہر ہوتا ہے کہ بعض بچے پڑھائی سے شدید نفرت کرنے لگ جاتے ہیں اور یہی نفرت ان کو بے راہروی کی طرف لے جاتی ہے۔

اس کی بنیادی وجہ والدین ہیں۔ جن کو ایک غیر طاقت کی طرف سے حوصلہ ملتا ہے۔ وہ کہتے ہیں بچے کو ٹیلیویژن دیکھ لینے دو ابھی اس کی عمر ہی کیا ہے؟ بڑا ہو کر خود ہی سمجھ جائے گا۔ پھر اسی طرح وہ نمازوں کے بارہ میں اپنے نفس کو تسلی دیتے ہیں کہ ابھی تو یہ بچہ ہے۔ بڑا ہو کر نمازیں پڑھ لے گا۔ یہ حوصلہ دراصل شیطان کی پیداوار ہے اور بچے کے لئے یہی عارضی آرام طلبی آگے چل کر بڑے بڑے دکھوں پر منتج ہوتی ہے۔ اور پھر بچہ یہاں تک نہیں رکتا وہ آگے بڑھتا ہے اور سینما گھروں میں داخل ہوتا ہے۔ چنانچہ یہاں بھی انسان شیطان کی جھوٹی تسلی پر بھول میں آ جاتا ہے اور اپنے بچے پر وہ اخلاقی پابندیاں عائد نہیں کرتا جو ایک احمدی باپ اور ماں کو کرنی چاہیئے تھیں۔ نتیجۃً آج اسے اور اس کے بچے کو یہ دن دیکھنا نصیب ہوتا ہے کہ اس کا بچہ بالکل بے راہ روی کا شکار ہو جاتا ہے۔

آج کے دور میں وی۔سی۔آر کی بھیانک لعنت نے بھی بعض لوگوں کو اپنے چنگل میں گھیر لیا ہے۔ پہلے تو انسان کو مشقت اٹھا کر سینما گھر تک جانا پڑتا تھا لیکن آج بعض گھر بذاتِ خود سینما گھر بن چکے ہیں۔ اور یہ چیز ایک خطرناک مہلک بیماری کی طرح پھیلتی جا رہی ہے۔ اور آج حیاء اس قدر پرواز کر چکی ہے کہ گھروں میں پورا پورا خاندان بیٹھ کر ایسے ایسے پروگراموں کا مشاہدہ کرتا ہے کہ فیملی میں بیٹھ کر دیکھنے کے قابل نہیں ہوتے۔

خدا تعالیٰ نے تو انسان کو یہ نئی نئی ایجادات اس لئے دی ہیں کہ وہ ان سے فائدہ اٹھا کر اپنی زندگی میں ایک تبدیلی پیدا کرے نہ یہ کہ ان کا غیر ضروری استعمال کر کے اور اپنے نفس کو دھوکے میں رکھ کر اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالے۔ وی۔سی۔آر بھی ایک مفید ایجاد ہے۔ اس سے ہم اپنی زندگی میں بہت سے فوائد حاصل کر سکتے ہیں اگر ہم اس کا صحیح اور برمحل استعمال کریں۔

پس آج اگر ہم معاشرے کی بھلائی اور نئی نسل کی بقا چاہتے ہیں اور ان سے اعلیٰ مستقبل کی توقع رکھتے ہیں اور بہتر تربیت اور حفاظت چاہتے ہیں۔ تو لازماً ہمیں ان پر بعض اخلاقی پابندیاں عائد کرنا ہوں گی اور انہیں ایسی لعنتوں سے دور رکھنا ہوگا جو معاشرے پر اپنے بد اثرات چھوڑ جاتی ہیں۔ تاکہ ان کی آئندہ زندگی کو کسی قسم کا کوئی خطرہ لاحق نہ ہو اور وہ اپنے خوشحال اور روشن مستقبل کی طرف ہمیشہ قدم بڑھاتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں ہماری مدد فرمائے اور پوری مستعدی کے ساتھ معاشرے کے ان ناسوروں کا مقابلہ کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ـــ مینجر

کپڑے سینے کی سوئی کی ایجاد

سوئی کی ایجاد اتنی زیادہ پرانی ہے کہ یہ کہنا ناممکن ہے کہ پہلی سوئی کب بنی تھی ہمیں یہ پتہ ہے کہ پہلے پہل سلائی کی سوئی ہڈی، ہاتھی دانت، لکڑی، کانسی یا کانٹوں سے بنائی جاتی تھی۔ بعض سوئیوں میں ناکے بھی نہیں ہوتے تھے۔ وہ صرف سوراخ کرنے کے لئے ہوتی تھیں۔ جیسا کہ جوتے بنانے میں آج بھی استعمال ہوتی ہیں۔

پتھر کے زمانے کے جو آثار ملے ہیں ان میں مچھلی کے کانٹے اور چڑیا کی ہڈی سے بنائی ہوئی بہت عمدہ قسم کی سوئیاں ملی ہیں۔ اس کے بعد ہزاروں سال تک ہڈی کی سوئیاں بنتی رہیں۔ جن میں ناکہ بنا دیا جاتا تھا۔ قدیم مصر کے کھنڈرات سے پتھر کی سوئیاں بھی برآمد ہوئی ہیں۔ کانسی اور لوہے کی سوئیاں روم والے استعمال کیا کرتے تھے۔ پومپے کے تباہ شدہ شہر سے بھی انسان کی بنائی ہوئی سوئیاں ملی ہیں۔ آج جو فولاد کی سوئیاں ہم استعمال کرتے ہیں۔ یہ سب سے پہلے چینیوں نے بنائی تھیں اور قرون وسطیٰ میں عرب تاجر یہ چینی سوئیاں یورپ لاتے تھے۔ خود یورپ میں فولاد کی پہلی سوئی جرمنی کے شہر نیورن برگ میں بنائی گئی تھی۔ یہ بات چودھویں صدی کی ہے۔ پھر برطانیہ میں ملکہ الزبتھ اول کے زمانے میں ایک جرمن باشندے نے انگلستان والوں کو سوئی بنانے کا ہنر سکھایا تب سے انگلستان میں سوئی بنانے کی بہت اہم صنعت ہے بلکہ دنیا میں سب سے اچھی سوئیاں انگلستان اور فرانس والے ہی بناتے ہیں۔ دیکھنے میں سوئی چھوٹی سی اور معمولی سی شے ہے۔ لیکن ان کا بنانا کافی پیچیدہ کام ہے۔ آج کی خود کار مشینوں سے پہلے ایک سوئی اپنی تکمیل تک بیس مختلف کاریگروں کے ہاتھوں سے گذرتی تھی۔

حصول دعا کے لئے ایک نادر موقع

٢٩ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شمولیت۔

(وکیل المال اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نو

انیل شہزاد ابن مکرم نذیر احمد جاوید صاحب
دارالرحمت وسطی ربوہ

صباحت احمد طاہر ابن مکرم بشارت احمد سجاد صاحب
محمد آباد تحصیل عمر کوٹ ضلع تھرپارکر سندھ

شہزاد احمد ابن مکرم بشارت احمد صاحب
محلہ دارالصدر شرقی ربوہ

وقاص احمد خان ابن مکرم عبدالجبار خان صاحب
محلہ دارالنصر وسطی ربوہ

صدف جبار بنت مکرم عبدالجبار خان صاحب
دارالنصر وسطی ربوہ

سہیل احمد حسن ابن جمیل احمد صاحب
دارالیمن غربی ربوہ

مبین محسن ابن مکرم میاں محسن صاحب
بستی پٹھان والی پتوکی ضلع قصور

عائشہ بنت مکرم بشارت احمد صاحب
چک جھیڈو ڈاکخانہ پتوکی ضلع قصور

رضوان احمد ابن مکرم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب
پڈعیدن ضلع نواب شاہ سندھ

جبران عاطف ابن مکرم عاطف رشید صاحب
گلی نمبر ۱۳ داتا نگر بادامی باغ لاہور

ہدف محمود ولد مکرم مرزا محمود احمد صاحب
دارالنصر غربی ربوہ

مضمہ ثناء بنت مکرم فقیر محمد صاحب
چک جھیڈو ضلع قصور

ظہیر الدین ابن مکرم نصیر الدین صاحب
دارالیمن وسطی ربوہ

حمزہ باسط ابن مکرم عبدالباسط صاحب
گلی نمبر ۱۳ داتا نگر بادامی باغ لاہور

جوہم سلام بنت مکرم عبدالسلام صاحب
گلی نمبر ۱۳، داتا نگر بادامی باغ لاہور

سعید احمد ولد چوہدری رشید احمد باجوہ صاحب
ناصر آباد ربوہ

طلحہ علی ابن مکرم محمد شفیق صاحب قیصر
بلاک نمبر ۲، سیکٹر ۱۱، اے کراچی

مسلم احمد شہزاد ابن مکرم منور احمد صاحب
چک نمبر ۲۲۷/TDA تحصیل و ضلع لیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم چوہدری شاہنواز صاحب کو قطعۂ خاص میں دفن کیا گیا

نمائندگان مشاورت و اہلِ ربوہ کی بڑی تعداد نے جنازہ اور تدفین میں شرکت کی

محترم چوہدری شاہنواز صاحب کی نماز جنازہ ۲۵۔ مارچ ۱۹۹۰ء کو بیت المبارک میں نماز عصر کے بعد ادا کی گئی۔ نماز جنازہ رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ حضرت مولوی محمد حسین صاحب نے پڑھائی۔ اس روز مجلس مشاورت کا آخری دن تھا لہٰذا نمائندگان مجلس مشاورت بھی کثرت سے نماز جنازہ میں شامل ہوئے۔ اس کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ کی اجازت سے محترم چوہدری شاہنواز صاحب کو قطعۂ خاص میں دفن کیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کرائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ محترم چوہدری صاحب کے جنازہ میں شرکت کے لئے دُور و نزدیک سے کئی احباب جماعت شامل ہوئے۔ ناظر صاحبان و وکلاء کے علاوہ نمائندگان مجلس مشاورت اور دیگر احباب نے بھی تدفین میں شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم چوہدری شاہنواز صاحب کو اپنے فضل و رحم سے نوازے۔ جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور اپنے درجات قرب میں ہر لمحہ بڑھاتا رہے۔

خبریں

ملکی خبریں

○ سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی ۱۱ ویں برسی پاکستان پیپلز پارٹی کے زیر اہتمام جوش و خروش سے منائی گئی۔ اس موقع پر وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم بھٹو کا ادھورا مشن پورا کر کے رہیں گے۔ جنرل ضیاء نے جو زہریلا پودا لگایا تھا وہ قوم کو دہشت گردی مہنگائی اور بے روزگاری کی صورت میں تباہ کر رہا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ برطانیہ کے دورہ پر آنے والے بھارت کے صدر وینکٹ رامن کو بم سے اڑانے کے خدشہ کے پیش نظر وکٹوریہ اور گیٹ وِک کے ریلوے سٹیشنوں پر منعقد ہونے والی تمام تقریبات منسوخ کر دی گئیں۔ بھارتی صدر ان کی اہلیہ اور بچوں کو ہوائی اڈے سے کار کے ذریعہ بکنگھم پیلس لے جایا گیا۔ جہاں ملکہ الزبتھ، ان کے شوہر پرنس فلپ، پرنس چارلس اور لیڈی ڈیانا نے ان کا استقبال کیا۔

○ اطلاعات کے مطابق لتھوانیہ کی حکومت کے نمائندوں نے ماسکو میں روسی قیادت کے ساتھ غیر سرکاری مذاکرات کئے ہیں جن میں لتھوانیہ کے اعلان آزادی کے بارے میں گفت و شنید کی گئی۔ لتھوانیہ کے وفد نے پولٹ بیورو کے ایک رکن کے ساتھ بات چیت کو اطمینان بخش قرار دیا تاہم کوئی ٹھوس نتائج سامنے نہیں آئے۔

○ فلسطینی صدر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ ۹۰ کا سال مفاہمت کے حقیقی آغاز یا تباہ کن جنگ کا سال ہوگا۔

○ رومانیہ کے سابق شہنشاہ ۴۲ سالہ جلاوطنی کے بعد واپس آئیں گے۔

○ فلسطینیوں کے ساتھ بات چیت کرنے کی حامی لیبر پارٹی نے مخلوط حکومت بنانے کی اہلیت کا اعلان کر دیا ہے۔

پتہ